

## ایک حدیث

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَاعَابَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ  
إِنْ اشْتَمَاهُ أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ شَرَكَهُ - (صحيح بخاری، کتاب الاطعمہ - باب ما عاب النبي صلى  
الله عليه وسلم طعاما قط )

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے  
میں کبھی غیب نہیں نکالا ، اگر اسے کھانے کو جی چاہتا تو کھا لیتے ، اگر نہ چاہتا تو چھوڑ دیتے ۔

یہ روایت نہایت مختصر ہے اور صرف ایک جملے پر مشتمل ہے ۔ اس میں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی ایک ایسی عادت مبارکہ کا ذکر کیا گیا ہے ، جس سے آنحضرت کے اخلاقِ حسنہ کا پتا چلتا ہے  
اور آپ کے علم ، تواضع اور برد باری کے مختلف گوشوں کی وضاحت ہوتی ہے ۔

آنحضرت کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ کھانے پینے کی چیزوں میں نقص نہیں نکالتے تھے ، جو بھی  
چیز ، جس کا کھانا اور پینا ممنوع نہیں ، آپ کے سامنے رکھ دی جاتی ، اس کو نہایت خوشی سے قبول  
فرماتے ۔ اگر کھانے کو جی چاہتا تو کھا لیتے ، ورنہ واپس کر دیتے ، اس میں غیب نہیں نکالتے تھے اور  
کسی طرح بھی چیز پیش کرنے والے کو پریشانی میں نہیں ڈالتے تھے ۔

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ گھر میں کوئی چیز پکائی گئی ہو ، یا کسی کے ہاں دعوت میں  
گئے ہوں ، کھانے میں نقص نکالنا شروع کر دیتے ہیں ۔ کبھی کہتے ہیں ، اس میں گھی کم ہے ، کبھی ارشاد  
بوتا ہے ، مرچ زیادہ ہے ، کبھی کہا جاتا ہے نمک تھوڑا ہے ، نمک لاؤ ، کبھی صدادی جاتی ہے  
میٹھا کم یا زیادہ ہے ۔ اس طرح وہ پکانے والے اور صاحبِ خانہ کو ایک تعصبات میں مبتلا کر دیتے  
ہیں ۔ وہ بے چارا اس صورتِ حال سے بے حد پریشان ہو جاتا ہے اور اسے کچھ نہیں سمجھتی کہ  
کس کو کیا جواب دے ۔ اس نے روپے خرچ کیے ہیں ، وقت خرچ کیا ہے ، لیکن نقص نکالنے اور  
غیب جونی کرنے والوں کے ساتھ اس کی تعصباتِ احمقانہ کی سی ہوتی ہے ۔ کوئی نہیں سوچتا کہ اس

طرح کی باتیں کرنا خلافِ اخلاق اور خلافِ ادب ہے۔

بعض لوگوں کو تو یہاں تک دیکھا گیا ہے کہ گھر میں اگر کوئی ایسی چیز پکائی گئی ہے جو ان کی طبیعت کے خلاف ہو تو ایک طوفان مچا ہو جاتا ہے۔ برتن توڑ دیتے ہیں، پکی ہوئی چیزیں باہر پھینک دیتے ہیں اور مار پیٹ تک ذہبت پہنچ جاتی ہے۔ یہ حرکت بہت ہی غلط اور آداب و اخلاق کے منافی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ کھانے پینے کی چیزوں کو معیوب نہیں قرار دیتے تھے۔ اگر کوئی چیز طبیعت کے مطابق ہے تو کھانی، اگر طبیعت کے مطابق نہیں تو نہ کھائی۔

بلاشبہ بعض لوگ بعض چیزیں نہیں کھاتے، مثلاً بعض حضرات آلو نہیں کھاتے، چاول نہیں کھاتے، پھلی نہیں کھاتے، گائے کا گوشت نہیں کھاتے۔ یہ کوئی قابلِ اعتراض بات نہیں۔ ان کی طبیعت نہیں مانتی، یا طبیب نے ان چیزوں کے استعمال سے انھیں روک دیا ہے، ٹھیک بڑی خوشی سے نہ کھائیں۔ دنیا کا کوئی اخلاق یا کوئی ادب انھیں ان چیزوں کے کھانے پر مجبور نہیں کر سکتا۔

قابلِ اعتراض اور خلافِ ادب ایسا طرزِ عمل اختیار کرنا ہے، جس سے دوسرے کی بسکی اور توہین

کا پہلو نکلتا ہو، اور جس کی وجہ سے مجلس میں اس کو ندامت اور شرمِ مندی محسوس ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مبارک عادت ہر شخص کو اختیار کرنی چاہیے اور کھانے پینے

کی چیزوں میں نقص نہ کالنے کی بڑی عادت ترک کر دینی چاہیے۔ البتہ گھر میں پکانے والوں کو ضرور

سمجھانا چاہیے کہ کون سی چیز کس طرح پکائی جائے اور کیا کیا چیز اس میں کتنی مقدار میں ڈالی جائے۔